

Posted On Kitab Nagri



کتاب نگری

www.kitabnagri.com

KITAB NAGRI SPECIAL

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی

کرنے سے گریز کیا جائے۔

Posted On Kitab Nagri

محبت کا ستارہ

عظمیٰ مجاہد

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹر ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہوں گے۔

قسط نمبر: 7

"نورہ" سعدین نے اسے یوں ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتا دیکھ اپنے حصار میں لیا جو خود سے بیگانہ پڑی تھی۔

www.kitabnagri.com

وہ مسلسل اس کا چہرہ تھپتھپا رہا تھا۔

میزبان خاتون سعدین کمال کے قریب چلی آئی تو وہ نورہ کا بے جان وجود انہیں سپرد کیے تیزی سے اس شخص کی طرف بڑھاتا تھا۔

"ہاؤڈیر یو ٹوٹچ ہر، باسٹرڈ شی از مائی وائف۔"

Posted On Kitab Nagri

اشتعال میں آتے وہ بھی سمجھ بوجھ چھوڑے ملک کا گریبان پکڑے دھاڑا تھا جہاں وہ ہمیشہ بردبار شخصیت کے حامل سمجھے جانے والے لڑکے کا جنونی انداز دیکھتے لڑکھڑائے تھے۔

لقمان ڈار اور کئی لوگ سعدی کو پکڑنے کو لپکے تھے لیکن وہ تو مرنے مارنے پہ تلا تھا۔

"کم ڈاؤن سعدین پلیز آپ اپنی وائف کو دیکھیں اس وقت انہیں آپکی زیادہ ضرورت ہے۔"

لقمان ڈار کی آواز پہ وہ ہوش میں آیا تھا فار یہ بھی جو میزبان خاتون کے ساتھ نویرہ کو سنبھال رہی تھی وہ بھی سعدین کا انداز دیکھتے ہڑبڑی میں اسے پکڑنے لگی تھی۔

"وائف" کا نام آتے وہ سب کو جھٹکے اسکی طرف لپکا تھا بنا کسی کا کوئی مشورہ سننے سے قیمتی سرمائے کی طرح خود میں سمیٹے پارکنگ کی طرف بڑھا تھا۔

ادھر اسلام آباد کا موسم حسب روایت بناتا ہے اپنے تیور بدلنے لگا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آج کے دن میں وہ نویرہ کے معمالے میں حد درجہ روڈ ثابت ہوا تھا تو وہیں اسے بار بار اپنے قریب رکھنے کے جتن بھی کیے تھے۔

وہ خود ہی نہیں جان پارہا تھا کہ کن کیفیات سے گزر رہا تھا۔ اسے گھبراتے موسم حد درجہ شدت اختیار کر چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس بیڈ پہ لٹائے وہ سیدھا ہوا تھا لیکن نویرہ کی چین اسکی شرٹ کے بٹن میں الجھی تھی۔

وہ حد درجہ بیزار ہوا اسے حریر کی منگنی والی رات یاد آئی تھی جب وہ نڈر بنی ان بد معاشوں سے اس چین کی خاطر بھڑگئی تھی اور آج نجانے کیا ہوا تھا جو اس نے انتہائی قدم اٹھایا تھا۔

بٹن کو آزاد کروائے وہ اسکے قریب بیٹھتے جائزہ لینے لگا تھا۔ نبض کی رفتار معمول کی طرف آرہی تھی۔

وہ اسے چھوڑے میڈیکل اسٹور سے میڈیسن لاتے اسکی ٹریمنٹ کرنے لگا تھا۔

اگرچہ وہ اس لڑکی کو کسی گنتی میں نہیں رکھتا تھا لیکن اسکا یوں بار بار بے ہوش ہونا سعدین کو تھوڑا چونکا رہا تھا۔ اسکے چہرے کے خوبصورت خدو خال کو غائب دماغی سے تکتے وہ کئی سوچوں میں گم تھا جب نویرہ نے سسکاری بھری تو وہ چونکتے ہوئے اس پہ جھکا تھا جو شاید نیند میں کچھ بڑبڑا رہی تھی۔

"نن نہیں مم۔۔ میری نہیں ہے سس۔۔"

www.kitabnagri.com

نیم بے ہوشی میں بے ربط جملے دہرائے سعدین نے اسکا مرمریں ہاتھ اپنی گرفت میں لیتے اسے انجانے خدشوں سے نکالنا چاہا تھا۔ وہ مصبوطی سے اسکا ہاتھ اپنی گرفت میں لیے سسکاریاں بھر رہی تھی۔

سعدین کا دل اس لڑکی کی حالت دیکھتے نرم پڑا تھا اسے مکمل طور پہ اپنے حصار میں لیا تھا وہ ایسے ہی بے ربط جملے کہتے ایک بار غنودگی میں چلی گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سعدین کی سوچوں کا محور پھر سے اس لڑکی کی ذات بنی جس سے بارہا نفرت کا وہ دعویدار تھا۔ اسکے سونے کا یقین کرتے سعدین نے آہستگی سے خود کو اس سے الگ کیا۔ اسکی حد درجہ معصومیت سعدین کیلئے امتحان ثابت ہو رہی تھی اس سے پہلے کہ استحقاق بھرے لمحوں کا شکار ہوتا خود کو اس جادوئی تاثیر سے آزاد کرواتے دور ہوا تھا۔

سامنے صوفے پہ نشست سنبھالے اسکی توجہ بار بار پرسکون سوتی نویرہ کی طرف بڑھ جاتی۔
باہر بہار رتوں کی پہلی بارش اپنے جو بن پہ تھی جبکہ بارش کی دیوانی لڑکی خرد سے بیگانی تھی۔

☆☆☆☆



مصطفیٰ کمرے میں آیا تو وہ ایسے ہی بیٹھی تھی۔

www.kitabnagri.com

اسکے کارناموں بھری تصاویر اسکے ارد گرد پڑی تھیں۔

"لڑکی کو واپس کیوں بھیجا؟"

خود پہ قابو پائے وہ اسکے روبرو ہوا تھا۔

آبدار نے اس پہ ایک نظر ڈالتے ساتھ ہی منہ پھیر لیا۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی ذات کی نفی مصطفیٰ کو آگ لگائی تھی۔

اسے کلائی سے پکڑے اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔

"اگر تم میری بات نہیں مانو گی تو بہت بچھتاؤ گی آبدار کیپ اٹ ماسنڈ۔" سلگتے لفظ آبدار نے پھر سے بنا جواب دیے پھر سے رخ موڑ لیا گویا چپ کی مار مارنے کا ارادہ تھا۔

اسکی بے رخی سہل کرنا مصطفیٰ کے بس کی بات نہیں تھی۔

"او کے تم اگر شرافت کی زبان نہیں سمجھ رہیں تو تمہاری حدود متعین کرنے کیلئے اگر مجھے حد سے گزرنا پڑے تو یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہوگا۔"

زیر لب مسکراتے وہ اس پہ جھکا تھا۔

مصطفیٰ جمال کے بہکے تیور آبدار کی جان نکالنے لگے تھے۔

جاد و خیز فسوں طاری ہوا تھا مصطفیٰ کی سرگوشیاں اسے حجاب آلود کر رہی تھیں۔ وہ ہر بار پورے حق سے جسارتوں

کی تجاوز کرتا جیسے آبدار مہراں صرف اسکی ہے۔

وہ اسے دھکیلنے لگی تھی لیکن آہنی شکنجے میں خود کو بے بس محسوس کرنے لگی۔

"مم پلیز مصطفیٰ۔۔" آبدار کا ضبط چھلکا تھا بنا سوچے سمجھے اسے تھپڑ جڑ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

فسوں ساز لمحوں کی گرفت ہلکی پڑی تھی۔

مصطفیٰ ہکا بکا اسے دیکھ رہا تھا۔

"آبدار مہران کو مصطفیٰ جمال کی خدمت بناؤ آبی ورنہ آنے والا طوفان سہ نہیں سکو گی تم۔" مرد ذات پہ کاری ضرب پڑی تو وہ بلبلا اٹھا خود سے چھوٹی لڑکی کا یہ رویہ اسے کہاں برداشت تھا۔

آبدار نے رخ موڑا تو مصطفیٰ کی جنون خیزیوں کو راستہ ملا تھا۔

اسکی ریشمی زلفوں کا اسیر شخص انہیں گرفت میں لیے گویا آبدار مہران کو اپنی گرفت میں لینے کا سامان کرنے لگا تھا۔

ایک بے بس آنسو درد کی شدت سے رواں ہوا تھا۔

"میں نے کہا ہے نا آبی مجھے، میری حدود میں رہنے دو۔ بہت کچھ اچھا سوچا تھا میں نے مجھے آبدار مہران چاہیے کسی بھی قیمت پہ، شرط لازم تھی رسم دنیا کی جو تم مان نہیں رہی لیکن اس وجود پہ مصطفیٰ جمال کی چھاپ لازم ملزوم ہو چکی ہے۔ آنے والا وقت آبدار مہران کو کسی بازار حسن کی زینت بنائے آغا خاندان کی بدنامی کا سبب بنے مجھے اس پہ بند باندھنا ہی ہو گا۔"

اسے اپنی گرفت میں جکڑے وہ آبدار کے وجود کو تھس تھس کرنے پہ تلا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے وجود کی یوں بے سراسامی آبدار کے جسم میں سنسنی سی دوڑا گئی تھی۔

"کوئی تعلق نہیں ہے، کوئی پرواہ نہیں ہے مجھے کسی کی سن رہے ہونا تم، سعدی، تم، طلحہ بھائی، اذلان بھائی اگر اپنی من پسند فیلڈ میں جاسکتے ہو تو میں کیوں نہیں؟

مجھے روکنے والے منوں مٹی تلے جاسوئے ہیں اور کسی دوسرے کی اجارہ داری میں قائم ہونے نہیں دوں گی۔۔۔ ڈر ہے نا کہیں پراپرٹی شیئرز باہر نا چلے جائیں اسلئے بار بار تم آغا جان کے سہارے یہ سب جال بچھا رہے ہو۔"

ہسٹریک انداز میں چلاتے وہ مصطفیٰ کو شکا کڈ کر گئی تھی۔

اتنی بدگمان اور وہ بھی انکی آبدار آخر کو کیوں؟ ان گنت اندیشے سراٹھانے لگے تھے۔

"آبی کیا بکواس کر رہی ہو ہوش میں ہو تم۔" وہ زخمی شیر دھاڑتے ہوئے اسے بازو سے پکڑتے جھنجھوڑ گیا۔

"اب اب ہی تو ہوش میں آئی ہوں میں، دور رہ کے بات کرو مجھ سے۔" اسے پرے دھکیلتے وہ چیخی تھی۔

www.kitabnagri.com

مصطفیٰ حیران سا اسے دیکھ رہا تھا اسکے پاس کہنے کو کچھ باقی نہ رہا تھا۔

"میرے خوابوں کی تعمیل کے درمیان جو شخص آئے گا اپنا وجود مسمار کرے گا مصطفیٰ جمال اسلئے دور رہیں مجھ سے، جس خاندان کی عزت کی امان آپ چاہ رہے ہیں مجھے اسے بکھیرنے پہ مجبور مت کرو مصطفیٰ۔ جو کام چھپ چھپا کے تھا اب وہ ڈنکے کی ٹھوک پہ ہو گا روک سکتے ہو تو روک کے دکھا دو۔"

Posted On Kitab Nagri

ایک ایک الزام لگاتی اس نے بغاوت کا جھنڈا سر بلند کیا۔
مصطفیٰ کی ہمتیں تمام ہوئیں وہ شکست پاہوتے سامنے صوفے پہ گرا تھا۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے آبی۔۔"

دونوں ہاتھوں میں سر تھامے وہ عجیب سے انداز میں بولا تھا۔

"کیوں اتنی سی سچائی سہ نہیں پائے۔۔"

"آبی آئی سید گٹ آؤٹ آف ہیئر ڈیمڈ۔۔ اس سے پہلے کہ میں کچھ غلط کر بیٹھوں دفع ہو جاؤ یہاں سے۔"

وہ بھول چکا تھا یہاں آبدار کو وہ خود ہی لایا تھا۔

تمام ارادے پسپا ہوئے تھے۔ اسکی ضد کے آگے محبت سرنگوڑے پڑی تھی۔

Kitab Nagri

آبدار ترحم بھری نگاہوں سے اسے دیکھتی وہاں سے بھاگی تھی۔ مصطفیٰ اجمال ہارا تھا اور بے تحاشا ہارا تھا اس کل کی لڑکی سے کیوں؟ وجہ شاید اسے خود بھی معلوم نہ تھی لیکن آئندہ اسکی شکل کبھی نہ دیکھنے کا عہد کرتے وہ پلکیں موند گیا۔

آنے والے ہفتوں میں کسی نے بھی اسے گھر پہ نہیں دیکھا تھا جو بنا بتائے ہی اسلام آباد چلا گیا تھا۔

☆☆☆

Posted On Kitab Nagri

رات بھر بادلوں اور بارش نے طوفان مچائے رکھنے کے بعد سورج کی شکل دیکھتے وہاں سے اپنا بوریا بسترہ سمیٹا تھا۔ ایک چڑیا کمرے کی کھڑکی پہ آ بیٹھی اور اسکی چچا ہٹ سے ماحول میں چھایا سکوت ٹوٹنے لگا تھا۔
نویرہ نے کروٹ بدلی تو نگاہ سامنے صوفے پہ غیر آرام دہ حالت میں سوئے سعدین پہ پڑی تو آنکھیں ملتے وہ اٹھ بیٹھی تھی۔

بغور کمرے کا جائزہ لیا وہ سعدین کے کمرے میں تھی۔ حواس ایک دم سے بیدار ہوئے۔
رات کی گزری ساعتیں سامنے آٹھریں۔
اس نے لب بھینچے پھر سے سعدین کو دیکھا۔

آنکھوں میں دھند اترنے لگی تھی ہر منظر پیچھے کہیں جا رہا تھا۔
ملک کا اسے منہ کے بل گرانا، سہارے دینے کے بہانے شانے تھامنا اور سعدین۔۔۔۔۔ یہ سوچ آتے ہی خوف کی پرچھائیاں لہرائی تھیں۔

کفر ٹرہٹائے وہ آنسوؤں پہ ضبط کیے وہ وہاں سے نکل آئی تھی۔

سعدین نے آنکھوں سے ہاتھ اٹھائے دور جاتی آہٹ کو محسوس کیا اور گہری سانس بھرتے اسکی چھوڑی جگہ پہ آلیٹا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس لڑکی کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ جو رات بھر اسیلئے آزمائش بنی رہی۔ اسکی ڈاکٹری مکمل ہونے میں ابھی ایک سال کا عرصہ درکار تھا ایسے میں وہ صرف اپنی پڑھائی پہ توجہ دینا چاہتا تھا۔

پر اذلان کی

عدم دستیابی پہ اسے وہ پارٹی اٹینڈ کرنی پڑی تھی لیکن ہزاروں سہ وہ اس چیز پہ پچھتا یا تھا۔

اور پھر نویرہ کی بے ہوشی، سعدین کا کسی مقناطیسی قوت کے زیر اثر نویرہ کے سائے میں رہنا، کئی سوچیں حملہ آور ہوئیں تو نویرہ کے رویے کو سوچ کے رہ گیا۔

تھپڑ خود ملک کو جڑ دیا اور پھر بے ہوش بھی خود ہو گئی کتنی کے عجیب سائیکو لڑکی تھی۔

سعدین کی سوچوں کا محور مسلسل ہی وہی لڑکی تھی جانے انجانے میں وہ اسکی حشیت تسلیم کرنے لگا تھا۔ سوائے اسکے کہ وہ سعدی کے سرزبردستی مسلط کی گئی تھی بظاہر اور تو کوئی کمی نہ تھی اس میں۔

www.kitabnagri.com

کافی دیر کروٹیں بندلنے کے بعد بھی سکون نہ ملا تو وہ تکیہ پھینکے فریش ہونے چل دیا۔

وہ فریش ہوتی کچن میں چلی آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

رات بھی وہ کچھ خاص نہیں لے پائی تھی اسلئے تمام پرشائیاں ایک طرف ڈالے وہ اپنے لیے کچھ بنانے کا سوچنے لگی مگر خالی فریج اسکا منہ چڑھا رہا تھا جہاں بریڈ تک نہیں تھی۔ ہائپر ٹینشن کا علاج سوچا تو احتجاجی طور پہ برتنوں کی اٹخ پیٹخ شروع کر دی۔

ادھر دروازہ واہونے کی وجہ سے سعدین سو نہیں پارہا تھا لیکن اب چونکہ وہ بھی اٹھ چکا تھا اسلئے بھوک سے چوہے پیٹ میں رسیں لگا رہے تھے۔

نورہ اپنے لیے چائے بنائے کچن سے نکلنے لگی جب بالوں میں گیلی انگلیاں چلاتے سعدین وہاں آیا تھا۔ بننا سے مخاطب کیے وہ فریج میں جھانکنے لگا تھا یہاں اسکی آمد کو ایک مہینہ سے زائد ہو رہا تھا لیکن وہ دونوں یکسر ایک دوسرے کے وجود سے غافل نظر آتے تھے اسلئے نورہ نے اسے کبھی چائے پانی پوچھی تھی اور نہ ہی سعدین کبھی یہ تردد کیا تھا لیکن آج اسے کچن میں صرف اپنے لیے چائے بنانا دیکھ اسکا دماغ سلگا تھا پر کچھ کہنا گوارہ نہیں کیا۔

وہ ٹی وی لاؤنچ میں آ بیٹھی تھی جب ناگہانی آفت کی طرح اسکے سر پہ آیا تھا۔

"چائے بنا کے دو مجھے۔"

پہلی بار وہ اس سے فرمائش کر رہا تھا جسے یکسر نظر انداز کر دیا گیا تھا۔

نورہ نے اسے مکمل نظر انداز کرتے ریموٹ اٹھایا تھا اور چینل سرچنگ کرنے لگی۔

سعدین کے دماغ پہ لگی تھی پوری رات وہ اس لڑکی کیلئے بے آرام ہوا تھا اور اس لڑکی کو احساس تک نہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بنا تو وہ خود بھی سکتا تھا پر دل کمال فرمائش جو کر بیٹھا تھا۔

کچھ لمحے اس کے تیور ملاحظہ کرتے رہنے کے بعد اس نے نویرہ والا کپ اٹھا لیا تھا جو سائڈ ٹیبل پہ پڑا تھا۔

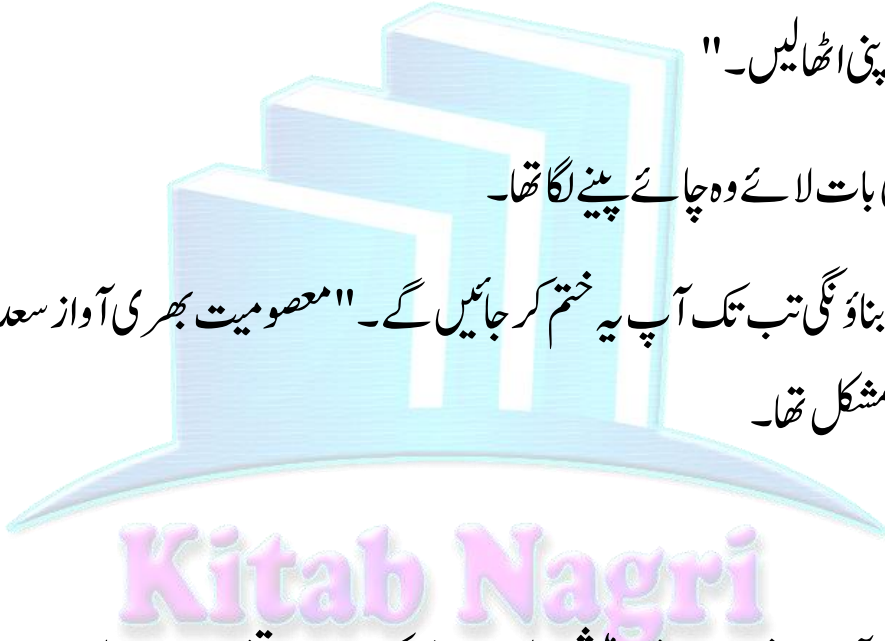
نویرہ نے حیرانی سے اسے دیکھا تھا۔

"یہ میری چائے ہے مسٹر سعدین۔" اس نے جتانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ ڈھیٹ بنا بیٹھا رہا تھا۔

"میرے لیے بنادیں اپنی اٹھالیں۔"

بنا کسی کھاتے میں اسکی بات لائے وہ چائے پینے لگا تھا۔

"جب تک میں چائے بناؤنگی تب تک آپ یہ ختم کر جائیں گے۔" معصومیت بھری آواز سعدین کا دل پگھلا پر چائے پہ کمپر و ماںز اب مشکل تھا۔



"اوہ اچھا چلیں شکر ہے آپ نے میری انفارمیشن میں اضافہ کیا۔ ورنہ اتنی اہم بات میں جان نہ پاتا۔" فرصت سے کہتے وہ ٹی وی کی طرف راغب تھا۔

"سعدین۔۔"

"نویرہ جی"

اس کے مزاج کے برعکس انتہائی تابعداری سے جواب دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے رات سے کچھ نہیں کھایا ایک چائے تھی اس پہ بھی آپ قابض ہو رہے ہیں۔"

وہ روہانسی ہوئی۔ پر سعدین دل کڑا کیے بیٹھا تھا۔

"ایک چائے ہی تو ہے دوبار بھی بن سکتی ہے میڈم۔"

بے نیازی سے کہتے چائے کی چسکی لی۔

وہ پاؤں پٹختی وہاں سے احتجاجی واک آؤٹ کر گئی تھی۔ سعدین بغور اس لڑکی کو دیکھا۔ گزری شب اور اب والی
نویرہ میں فرق واضح تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

سعدین کے سیل پہ آغا جان کی کال آئی تو وہ سیل اٹھائے کمرے میں چلا آیا جہاں وہ اوندھے منہ لیٹی روتے کا شغل فرما رہی تھی۔

سعدی کے ہاتھ پاؤں پھولے بھلا وہ کیا جواب دیتا آغا جان کو جن سے ہزاروں وعدے کیے وہ اسے یہاں لایا تھا۔ اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں تنہی کرتے سیل پکڑوا یا اور بڑی فرصت سے اسکے قریب بیٹھے وہ اسے دیکھنے لگا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیا ہو بیٹیاں، آواز کیوں بھاری ہو رہی ہے سعدی نے کچھ کہا ہے کیا؟ اگر ایسا کچھ ہے تو ہمیں بتاؤ ہم ابھی اس ناہنجاز کی کلاس لیتے۔" اسپیکر کھلا ہونے کی وجہ سے وہ آغا جان کی آواز بخوبی سن سکتا تھا۔

"نہیں آغا جان انہوں نے کچھ نہیں کہا، بس یہ موسم میری برداشت سے باہر ہے اسلئے میں واپس آنا چاہ رہی ہوں، پلیز آغا جان میں واپس آ جاؤں۔"

Posted On Kitab Nagri

اسکی آواز میں آنسوؤں کی آمیزش شامل ہوئی تو آواز رندھ سی گئی تھی۔

سعدین نے بغور اسکی گلابی آنکھوں کی سرخی ملاحظہ کی۔

"یہ تو کوئی مسئلہ نہیں ہے آجاؤںچے یہاں، یہ آپکا گھر ہے میں مصطفیٰ سے کہتا ہوں وہ آپکو لیتا آئے گا آج کل وہ اسلام آباد ہی آیا ہوا ہے۔" آغا جان نے اپنی سمجھ سے بہترین حل نکالا تھا۔

اسکی بے ساختہ نگاہ سعدین کی طرف اٹھی تھی جسکی نگاہوں میں چھپے مبہم الفاظ اسے سلگانے لگے تھے لیکن نویرہ نے اسکی غلط سوچ کا ٹھیکہ نہیں لیا ہوا تھا تبھی اس نے آغا جان کو ہامی بھری تھی کال بند ہوتے وہ اس پہ بھڑکا تھا۔

"تم کہیں نہیں جا رہی آئی سمجھ۔"

موبائل اسکے ہاتھ سے لیتے وہ دو ٹوک انداز میں بولا۔

"کیوں آپکی باندی نہیں ہوں میں، میں یہاں آئی بھی آغا جان کی مرضی سے تھی اور جا بھی انہی کی مرضی سے رہی ہوں۔" دبدو جواب دیتے وہ سفری بیگ اٹھائے پیکنگ کرنے لگی تھی جب اسکا ہاتھ سعدین کی گرفت میں آیا تھا۔

www.kitabnagri.com

"ایک بار کا کہا کیوں سمجھ نہیں آتا تمہیں، دیکھو لڑکی مجھے یوں ضدی لڑکیاں پسند نہیں ہیں۔"

ضد، انا، غصہ کیا کچھ نہیں تھا ان آنکھوں میں۔

"پسند تو میں بھی آپکو نہیں ہوں تو کیا کروں مر جاؤں؟"

Posted On Kitab Nagri

بنا اسکی بات کو خاطر میں لائے وہ اسکی آنکھوں میں جھانکتے بولی۔

لیکن اسکی بولتی آنکھوں کی مسحور کن سرگوشیاں وہ زیادہ دیر سہل نہیں کر پائی اور آنکھیں پھیر لیں۔

اسکا گریز سعدین کو عجیب کیفیت میں مبتلا کر گیا۔

"ٹھیک ہے تم جاسکتی ہو لیکن کبھی واپس نہ آنے کیلئے۔"

سعدین کمال نے اسے وارن کیا تھا جسے کسی خاطر میں نہ لائے وہ شام میں مصطفیٰ جمال کے ساتھ بائے ایئر اسلام آباد سے کراچی آگئی تھی۔

لیکن اب کے اس نے احتیاط یہ کی تھی کہ اپنا مسکن مہران آغا کا پورشن بنایا تھا۔ تاکہ بشریٰ کمال کی سخت زبان کا سامنا نہ ہو۔



www.kitabnagri.com

☆☆☆☆

لاہور سے نکلتے وہ کراچی آ پہنچی جہاں انور ولامیں اسکی آمد شاید کسی کو خاص اچھی نہیں لگی تھی۔

انور ولامیں تایا ابو کے اکلوتے بیٹے انعام اللہ اپنے بچوں سمیت رہائش پذیر تھے۔

اگرچے فیملی کوئی اتنی بڑی نہ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن دلوں میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے نویرہ بھی کسی بوجھ سے کم نہیں لگ رہی تھی۔

تایاجی کے بیٹے انعام شواری پولیس میں سب انسپکٹر کے عہدے پہ فائز تھے جنکی تین سیٹیاں اور ایک بیٹا تھا۔

بڑی بیٹی سارہ، نویرہ کی ہی ہم عمر تھی جبکہ باقی بچیاں بھی مناسب قد و قامت لیے اس سے ایک ادھ سال چھوٹی تھیں۔

بیٹا یا سب سے چھوٹا تھا جو کہ محض پانچ سال کا تھا۔

ہاشم شواری کے تایا عمر کے خاص حصے میں پہنچے ہوئے تھے جہاں انکا ناکارہ وجود انکی اپنی اولاد کیلئے بھی کسی بوجھ سے کم نہیں تھا اس پہ نویرہ بھی ایک بوجھ کی طرح محسوس ہو رہی تھی۔

"اے لو پہلے کبھی تو تایا کی یاد نہ آئی ہاشم کو اب ایسی کیا محبت جو بیٹی کو یہاں بھیج دیا۔"

انور شواری کی بہو نے ناک بھوں چڑھائے اسکی یہاں موجودگی پہ اعتراض کیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اباجان یہاں ہمارے اپنے ہاتھ بڑے تنگ ہیں ایسے میں پرانی بچی کی ذمہ داری بہت بڑی بات لگ رہی ہے مجھے تو۔" انعام اللہ بھی باپ کے سامنے مجبوری بیان کر رہے تھے۔

"آنے والا اپنا رزق ساتھ ہی لے کے آتا ہے ایسے میں تمہارا بے وجہ کا اعتراض، خدا سے ناراضگی والی بات ہے

بیٹا۔"

Posted On Kitab Nagri

انور شواری نے مدلل لہجے میں کہتے گویا بات سمیٹی تھی۔

آنے والے دنوں میں نویرہ پہ زندگی اور زیادہ تنگ ہونے لگی تھی جب انعام اللہ کے سالے کی نگاہ نویرہ پہ پڑی اور اسکی غیر موجودگی میں وہاں آن دھمکتا۔

طوفان اس وقت کھڑا ہوا جب انعام اللہ کی بیوی نے اپنے چالیس سالہ بھائی سے نویرہ کے عقد کا سندیسہ سنایا۔

"کچھ تو خدا کا خوف کرو عابدہ بیگم بچی کی عمر ہی کیا ہے، اگر یہاں بات سارہ کی ہوتی تو بھی تم یہی فیصلہ لیتی۔"

انعام اللہ نے رسائیت سے بیوی کو سمجھانا چاہا۔

"ارے واہ میری بیٹی کیوں ہوگی بھلا، وہ کوئی گری پڑی نہیں ناہی اسے لاوارثوں کی طرح کسی کے در پہ پھینکنے لگی ہوں میں۔"

نویرہ نے اپنے بارے میں یہ الفاظ سنے تو بے ساختہ اپنے گھر کی یاد آئی جو بیشک چھوٹا تھا مگر وہاں اسے مکمل مان سامان حاصل تھا۔

www.kitabnagri.com

دن سبک روی سے گزر رہے تھے جب ایک دن ہاشم شواری نے اسے کراچی آمد کے انتظامات کا بتایا وہ بہت خوش تھی کہ اسے ماں بابا اسکے پاس آرہے تھے اور یہاں وہ اپنا گھر لیتے سکون کی زندگی بسر کریں گے۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن اسکی پرسکون جھیل جیسی زندگی میں پہلا پتھر اسوقت پڑا جب لاہور سے کراچی کی طرف آنے والی بس حادثے کا شکار ہو گئی تھی جس میں اسکے ماں باپ ہمیشہ کیلئے اسے دنیا کے بے رحم تھپیڑوں کے سپرد کیے دنیا سے چلے گئے۔

اب تو کوئی آس امید نہ بچی تھی یہاں سے نکلنے۔

ایک دن وہ انعام اللہ کی بیوی کے ساتھ بازار جا رہی تھی جب شاکی نویرہ کو وہاں دیکھتے حیران ہوا تھا۔

کئی دن خاموشی سے اس گھر کا جائزہ لیتے ایک دن اپنے آدمیوں سمیت آ پہنچا تھا۔

نویرہ کی قسمت اچھی تو جو انعام اللہ وہاں آ گئے تھے لیکن عابدہ بیگم نے خوب دویدا مچاتے اسے گھر سے نکلنے کا کہا تھا۔

لیکن انور تایا کے دلاسوں سے وہ پورا دن ایک کمرے دبی رہتی۔

ایسے ہی دنوں انعام اللہ کے جاننے والوں میں سے سارہ کے رشتے کی بات چلائی جا رہی تھی جب وہ خواتین سارہ کے بجائے نویرہ کو پسند کر کے چلی گئیں۔

اپنی بیٹی کے مقابل نویرہ کو دیکھتے وہ مزید انکے قہر کا شکار ہوئی تھی لیکن اسکے پاس اسوقت کوئی بھی سر چھپانے کو ٹھکانے نہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

انعام اللہ نے اس سے اسحاق کی معرفت رشتے کا پوچھا تو اس نے انکار کر دیا بھلا وہ کیسے اس شخص کے ساتھ زندگی گزارتی جو اسکے ماں باپ کیلئے ناقابل قبول تھا۔

عابدہ بیگم کے پرزور اسرار پر شاکی کو تھانے بلائے اس کا غزی رشتے سے بھی نویرہ کو آزاد کروالیا۔

ابھی وہ کھل کے سانس بھی نہیں لے پائی تھی جب ایک دن سب بچوں کے سکول جانے کے بعد عابدہ بیگم اسے ہمسائیوں کے گھر جانے کا بہانہ کرتے وہاں سے نکلی تھیں۔

انعام اللہ انور شواری کے ہمراہ ہسپتال گئے تھے ایسے میں یکسوئی سے گھر کے کام نبھانے میں مگن تھی جب عابدہ بیگم کے بھائی کو یہاں موجود دیکھ وہ سہم سی گئی۔

"آہا بڑے موقع پہ آئے ہیں ہم، یہ شہزادیوں جیسی لڑکی ان کاموں کیلئے تھوڑی نابنی ہے۔"

انتہائی خباثت سے کہتے وہ نویرہ کا مرمی ہاتھ اپنی گرفت میں لے گیا۔

"چھ چھوڑیں مجھے۔" اس نے کمزور احتجاج کیا لیکن اسکی گرفت نویرہ پہ مزید مضبوط ہوئی تھی جب بنا سوچے سمجھے اس نے عابدہ بیگم کے بھائی کو تھپڑ جڑ دیا۔

گھر میں داخل ہوتے انعام اللہ انکے پیچھے داخل ہوتی عابدہ بیگم نے بخوبی یہ منظر دیکھا تھا۔

"تم، گھٹیا لڑکی تمہاری یہ ہمت کہ جس تھالی میں کھاؤ اسی میں چھید کرو۔"

عابدہ بیگم چیل کی طرح اس پہ جھپٹی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"معافی مانگو۔۔ ابھی معافی مانگو میرے بھائی سے لڑکی۔"

نویرہ کو بازو سے جھنجھوڑے اس نے فرش پہ دھکادیتے بھائی کے قدموں پہ گرایا تھا۔

"کیا کر رہی ہو تم پاگل ہو گئی ہو؟ جب گھر میں کوئی نہیں تھا تو یہ یہاں کیا لینے آیا تھا۔"

انعام اللہ جیسے گہری نیند سے جاگتے بیوی کے سر پہ پہنچے تھے۔

"بھیا جی اس مے۔۔ مجھے۔۔ نخ خود بلایا تھا۔"

عابدہ بیگم کے بھائی نے فوراً سے پینتر ابدلا تھا۔

وہ جو بامشکل اپنے سہارے کھڑی ہوئی تھی ایک دم لڑکھڑائی انعام اللہ نے آگے بڑھتے اسے تھاما تھا۔

"لو، بھائی چھوڑ میرے شوہر تک کو نہیں چھوڑا اس بد کردار لڑکی نے۔ ارے کچھ تو شرم کر لیتی تمہارے باپ کی

عمر کا ہے۔"

www.kitabnagri.com

ایک جھٹکے سے انعام اللہ کی گرفت سے چھڑاتے عابدہ چچی نے پے درپے اسے کئی تھپڑ دے مارے۔

"خدا کے قہر سے ڈرو عابدہ کیوں ایک یتیم کی آہ لینے پہ تلی ہو۔" انعام اللہ ایک بار پھر سامنے آئے تھے لیکن اس

بار نویرہ کو بیوی کے چنگل سے چھڑانے کی سعی نہیں کی۔

انور شواری کیلئے مزید یہ سب دیکھنا ناگزیر ہو چکا تھا تبھی وہ اپنے حواس برقرار نہیں رکھ پائے۔

Posted On Kitab Nagri

دھم کی آواز پہ انکی طرف لپکنے والی نویرہ تھی۔

وہیں تو اسکے آخری سائبان تھے اگر انہیں کچھ ہو جاتا تو اسکا کیا ہوتا؟

☆☆☆☆

"کیا حالت بنا رکھی ہے مصطفیٰ ہفتوں شکل نہیں دکھا

رہے ماں سے کوئی ناراضگی ہے کیا۔"

تالیہ نے اسکا ماتھا چومتے کہا جو پر مژدہ سا انکی گود میں سر رکھے ہوئے تھا۔

"بس تھک جاتا ہوں ماما، بہت بڑی ریسپو نسبلٹی ہے یہ ڈیوٹی اور شاید دوسری جگہ ٹرانسفر ہو جائے۔"

تھکن کے ساتھ اداسی بھی اسکی آواز سے عیاں تھی۔
www.kitabnagri.com

آبدار کے انداز اسکے اندر آگ بھڑکائے ہوئے تھے جہاں اسے پھر سے صابری کے پاس جانے کی خبر ملی تھی۔

وہ لڑکی غلط راہوں پہ چلنے لگی تھی۔

گھر والے "یتیم ہے" کہہ کے اسکی ہر غلطی کو درگزر کر رہے تھے لیکن مصطفیٰ کیلئے یہ مشکل تھا کہ وہ ایسے انکسور کر دیتا۔

Posted On Kitab Nagri

"ماشاء اللہ سے میرا بیٹا گھر ہستی چلانے والا ہو گیا ہے، کیا خیال لڑکی دیکھنا شروع کروں۔" تالیہ جمال نے دانستہ اسکی اداسی دور کرنی چاہی۔

مصطفیٰ مزید مضحکہ سا اٹھ بیٹھا۔

"ابھی نہیں ممّا، ابھی مجھے بہت اہم امور نبھانے ہیں یوں شادی بیاہ کے جھمیلوں میں پڑتے ہیں اپنا وقت ضائع نہیں کر سکتا۔" حد درجہ سنجیدگی اپنائے تالیہ جمال سے کہا تھا۔ بیٹے کے یہ رنگ انہیں کچھ عجیب لگے۔

وہ کہیں سے انکا کھنڈرا مصطفیٰ نہیں لگ رہا تھا جو گھر ہوتا تھا تو لائبریری اور مہوش کی جان پہ بنی رہتی تھی۔
"ویسے حد ہو گئی ہے بھیا آپ میں تو واقعی ہٹلر گیری سا گئی ہے۔" لائبریری نے لاڈ سے کہتے اسے کندھے پہ سر ٹکایا۔

"نا ممکن مصطفیٰ جمال دنیا کیلئے لاکھ ہٹلر بن جائے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تم لوگوں کے معاملے پہ نوکمپر وائز۔"

اس نے ہلکا پھلکا انداز اپنائے لہجے میں بشاشت بھرے کہا۔

"تو دن شام میں آؤں کسکریم پکی؟" لائبریری کے چہرے کھلکھلا ہٹیں بکھری تھیں۔

مصطفیٰ نے خفیف سا اشارہ کرتے گویا حامی بھری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

طبیعت پہ چھائی کثافت نے جب چین نہیں لینے دیا تو وہ مہراں آغا کے پورشن کی طرف آگیا جہاں نویرہ اور نیلم آپا خوش گپیوں میں مشغول تھیں۔

"واہ بھائی مصطفیٰ تم تو عید کا چاند ہی بن گئے ذرا سے اے سی کیا بن گئے۔" نیلم آپا نے اسے دیکھتے آبدار کے مخصوص فقرے کا سہارا لیتے چھیڑا تھا۔

"آپ نے حکم کیا ہوتا بندہ حاضر ہو جاتا۔"

پھر سے مصنوعی مسکراہٹ کا سہارا لیتے وہ اوپر کی طرف بڑھا۔

"کہاں جا رہے ہو بھائی، آبی گھر نہیں ہے کہہ رہی تھی کوئی ضروری اسائنمنٹ بنانی ہے اسے عروسہ کی طرف شاید گئی ہوئی ہے۔"

نیلم آپا نے اسکی آنکھوں کی طلب دیکھتے ساتھ ہی اسکے بے قرار قدموں کو روکا جو آبی کے کمرے کی طرف بڑھ رہے تھے۔

www.kitabnagri.com

مصطفیٰ کا ماتھا ٹھنکا۔

"کال کریں اسے پوچھیں کہا ہے، میں اسے پک کر لیتا ہوں۔"

انتہائی سنجیدہ انداز اپنائے وہ انکے سامنے آ بیٹھا تھا۔

"بھیا ماما بلا رہی ہیں آپکو۔"

Posted On Kitab Nagri

تبھی مہوش وہاں آئی تھی۔

وہ نیلم آپا کو اسکے سیل پہ رابطہ کرنے کا کہتا وہاں سے نکل آیا تھا۔

تالیہ جمال کو انکی کسی دوست کے ہاں جانا تھا ارادہ مصطفیٰ کو لڑکی دکھانے کا تھا لیکن کچھ ڈائریکٹ کہہ کے اسکا موڈ خراب نہیں کرنا چاہ رہی تھیں تبھی بہانہ تراشتے اسے اپنے ہمراہ لے آئیں۔

☆☆☆☆

"ہائے ! آپ غالباً آبدار مہران ہیں؟"

وہ جو عروسہ کے گھر سے نکلنے کے بعد کیب کے انتظار میں رکی تھی اپنے قریب رکتی گاڑی پہ ایک دم اچھلی تھی۔ سامنے ہی عمیر منشاء کی پر شوق نگاہیں بے باکی سے اسکا جائزہ لے رہی تھیں۔

www.kitabnagri.com

"جی لیکن آپ۔۔"

"عمیر منشاء آغا انڈسٹری کا نیا ماڈل اگر آپ برانا منائیں تو میں آپکو آپکی منزل تک پہنچانے میں ہیلپ کر سکتا ہوں۔" انتہائی شائستہ لب و لہجہ آبدار متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے بھی حوالہ ایسا تھا جو اسے یاد کروا گیا تھا کہ کچھ دن پہلے ہی اذلان کے ہمراہ وہ اس شخص سے مل چکی تھی۔ بنا تردد کا شکار ہوئے وہ فرنٹ سیٹ پہ بیٹھی تھی۔

"شکریہ آپ نے ہمیں اس قابل جانا۔"

گاڑی آگے بڑھاتے وہ واقع اسکا بیمار نظر آرہا تھا۔

"ایسی بات نہیں ہیں مسٹر منشاء، بس اجنبیوں پہ اتنی جلدی اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔"

وہ شخص سامنے والے کو خود بخود بلاوانے کے فن سے آگاہ تھا شاید۔۔

مختصر سفر میں وہ آبدار کے متعلق کافی کچھ جان چکا تھا ماسوائے اسکے کہ اس کی دلچسپی کا محور ماڈلنگ بھی رہی ہے۔

عمیر منشاء کے دماغ میں یہ بات کلک کر رہی تھی کہ آخر کیوں وہ اس چیز سے گریز کر رہی تھی۔

آغامینشن کے دروازے پہ اتار تے وہ جا چکا تھا۔ آبدار کتنی دیر اسکی متاثر کن شخصیت کے سحر میں جکڑی رہی تھی۔

"آبی زیادہ دیر نہیں لگا دی آج؟"

www.kitabnagri.com

نویرہ نے اسے دیکھتے پر خلوص انداز میں استفسار کیا۔

"نویرہ آپ ایسے ہی پڑھائی کرتے وقت کا پتا ہی نہیں چلا تھا۔" اسکے گالوں پہ چٹکی کاٹتے وہ اپنے کمرے کی طرف

بڑھ گئی۔

لبوں پہ مسکان بکھری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شاید اس وقت وہ اپنی زندگی کی حقیقتوں سے زیادہ کچھ دیر کی عارضی رفاقت پہ نازاں تھی۔

عمیر منشاء کا بے باک انداز اسے بہت اٹریکٹ کر رہا تھا۔

یوں اسکی تعریفیں کرنا، اسکی معصومیت کو سراہنا انہی دلکش سوچوں کے گرد گھومتے وہ گہری نیند سو گئی تھی۔ نیلم آپا سے جگانے آئی تھیں لیکن پرسکون سوتا دیکھتے وہ واپس چلی گئیں۔

آدھی رات کا وقت تھا جب خود پہ جھکتا وجود محسوس کرتے وہ ہڑبڑائی تھی۔

سامنے ہی مصطفیٰ جمال اپنی تمام تر وجاہت لیے کئی ایک حقیقتوں سمیت اسکے سامنے تھا۔

اس نے مصطفیٰ کی نگاہوں کے زاویوں سے گھبراتے دوپٹے میں خود کو مقید کیا۔

آبدار کا گریز مصطفیٰ کے لبوں پہ مسکراہٹ بکھیر گیا۔

"آبی آئی ریلی مس یو یار، بہت مشکل ہو گیا تھا تمہیں یوں دیکھے بنادن گزارنا۔" وہ جو صبح سے اس پہ غصہ تھا

سامنے آئی تو غصہ بھاپ بنتے اڑ چکا تھا اگر کچھ یاد تھا تو وہ جذبوں کی سرا سیمگی لیے سرگوشیاں۔

www.kitabnagri.com

"آپ شاید مینرز بھول چکے ہیں مصطفیٰ جمال رات کے اس پہریوں میرے کمرے میں آنا آپ قطعاً زیب نہیں

دیتا۔" خود کو سیمٹے وہ اس سے فاصلہ بنا گئی۔

مصطفیٰ کو اس کا انداز کھلا تھا لیکن انور کرتے آگے

Posted On Kitab Nagri

بڑھتے اسکے مخروطی ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیا۔

"تم شاید بھول رہی ہوں آبی کہ یہ کمرہ صرف آبدار مہران کا نہیں میری پیاری دوست اور کزن کا بھی ہے اور اس حوالے تم مجھے یہاں آنے سے نہیں روک سکتی۔"

اسکی ہتھیلیوں کی لکیروں کو بغور دیکھتے وہ شرارتی انداز میں مسکرایا۔ آبدار کو اسکی بات جھنجوڑ گئی تھی۔ ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے آزاد کروائے وہاں سے اٹھی تھی۔

"میں آپکے بنائے کسی رشتے کو نہیں مانتی ہوں، شاید ہم دوست تھے۔۔۔۔۔ لیکن اب ہیں نہیں، مصطفیٰ جمال اسلئے آبدار مہران کو اپنی پراپرٹی کنسیڈر کرنا بند کریں، میں کوئی مومی گڑیا نہیں ہوں ایک جیتا جاگتا وجود ہوں مصطفیٰ جمال جس پہ آپ زبردستی اپنا تسلط جمانے کی کوشش میں ہیں۔ اس سے زیادہ میں تمہیں اپنی زندگی سے کھیلنے کی اجازت نہیں دے سکتی۔ پلیز چلے جائیں یہاں سے اس سے پہلے کے میں ادب و آداب کی ریت زدہ دیواروں کو مسمار کروں۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حد درجہ تلخ انداز اپنائے وہ مصطفیٰ جمال کو حیران کر گئی تھی۔ یہ وہ آبدار مہران تو نہ تھی جو اسکی دوست تھی، اسکی چاہت۔ یہ تو کوئی اور لڑکی تھی جسکے تشخص سے پہلی بار آشنائی حاصل ہوئی تھی۔

آگہی کے یہ لمحے بہت تکلیف دہ تھے۔ اپنی ذات کی پسپائی سہنا مصطفیٰ جمال کے بس میں کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ شخص "جس نے جو دیکھا وہ پالیا" کا الاپ جیتے زندگی کی پچیس بہاریں دیکھی تھیں اسکیلے آبدار مہران چاند سے کھلن کی خواہش بنتی جا رہی تھی۔

وہ رخ موڑے ٹھہری تھی۔

وہ شخص بازی ضرور جیت جاتا ہے جسے جیتنے کی چاہ ہو مگر مصطفیٰ جمال کو اس وقت اپنی چاہت عزیز نہیں تھی اسیلے بازی آبدار مہران کے نام کیے وہ اسکے حالوں پہ چھوڑے اگلے دن آغا مینشن سے حیدر آباد چلا گیا تھا۔ وہ فیصلہ جسے لینے میں وہ پس و پیش کر رہا تھا آبدار مہران کی سرد مہری نے کروا دیا تھا۔

گھر میں سب اسکے یوں جانے سے اداس تھے لیکن اسکی خوشی جانتے سب نے خاموشی اختیار کر لی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

☆☆☆☆

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا

جائے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سڑک کنارے ٹھہری لڑکی پہ اسے حریر کا گمان ہوا تھا۔

وقت دیکھا جہاں رات کے ساتھ بچ رہے تھے۔ گاڑی ریورس میں لائے اسکے قریب آیا تھا وہ جو اپنے خیال مگن تھی یوں پاس گاڑی رکنے سے اچھل پڑی۔

"کیا کر رہی ہو یہاں اس وقت؟ ٹائم دیکھا ہے۔"

اذلان نے ماتھے پہ بل چڑھائے اسے مخاطب کیا جسکے ہاتھ میں شاید میڈیسنز تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"اماں کی دوائی ختم ہو گئی تھی وہیں لینے آئی تھی لیکن کوئی آٹو نہیں مل رہا۔"

بنا اسکو دیکھے جواب دیا گیا۔

اسکی یہ ادا اذلان کے لبوں پہ مسکراہٹ کھلا گئی۔

"آؤ میں گھر ڈراب کر دوں۔"

گاڑی اسٹارٹ کرتے ساتھ کہا تھا۔

"شکریہ میں چلی جاؤنگی۔"

پاس سے گزرتی کیب کو ہاتھ سے اشارہ کیا لیکن وہ رکا ہی نہیں تو وہ تلملائی تھی۔

"ضد چھوڑ دو حریر کم آن۔" 

مصلحانہ انداز لیکن حریر نے اسے نہ دیکھنے کی قسم کھائی ہوئی تھی۔

"حریر اب کے آپ نا آئیں تو اٹھا کے گاڑی میں ڈال دوں گا۔"

اسکا ٹیوڈ اذلان کو صبر آزما لگ رہا تھا۔

وہ کڑھتی ہوئی گاڑی میں بیٹھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اذلان نے دوبار اسے چھیڑنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔

اذلان شاید گانے کی کلیکشن دیکھ رہا تھا تبھی مختلف گانوں کی آواز گونج رہی تھی وہ بے رخی سے چہرہ موڑے بیٹھی تھی جب مغنیہ کی آواز نے اسکی توجہ اپنی طرف کھینچی۔ لیکن وہ انجان بن کے بیٹھی رہی جیسے اس ماحول کا حصہ ہی نہ ہو۔۔



غم دل کو ان آنکھوں سے چھلک جانا بھی آتا ہے
تڑپنا بھی ہمیں آتا ہے تڑپانا بھی آتا ہے

کسی کی یاد میں جو زندگی ہم نے گزاری ہے
ہمیں وہ زندگی اپنی محبت سے بھی پیاری ہے

وہ آئیں روبرو ہم داستاں اپنی سنائیں گے
کچھ اپنا دل جلائیں گے کچھ ان کو آزمائیں گے

Posted On Kitab Nagri

سرِ محفل ہمیں تو شمع بن جانا بھی آتا ہے

تڑپنا بھی ہمیں آتا ہے تڑپانا بھی آتا ہے

اسکی داستان حریر کو غصہ دلار ہی تھی تبھی جی کڑا کیے گائی جانے والی غزل کا گلہ بند کر دیا۔

وہ جو اپنے دھیان میں تھا آڈیو کے بند ہونے پہ چونکا مگر بنا اسے کچھ کہے پھر سے بٹن آن کیا۔

مغنیہ نے اپنا چھوڑی غزل کا آغاز وہی سے شروع کیا جہاں سے حریر نے اسکی آواز کا گلہ گھونٹا تھا۔



www.kitabnagri.com

دبے پاؤں ہمیں آکر کسی کا گد گدا دینا

وہ اپنا روٹھ جانا اور وہ ان کا منالینا۔

حریر کی آنکھوں کے سامنے تین سال پہلے کا منظر چھایا۔

"ناراض ہو؟"

Posted On Kitab Nagri

"نہیں میں کیوں ناراض ہونگی میں آپکی دوست تھوڑی ہوں۔" روہانسی آواز اذلان کی جان پہ بنی تھی۔

"یونیورسٹی کا اسٹوڈنٹ ہوں لڑکی ہر وقت تابعداری تو نہیں کر سکتا نا۔ سو اسائنمنٹس میں پھنسا رہتا ہوں۔" اذلان کے انداز کی شرارت محسوس کیے بغیر وہ وہاں سے واک آؤٹ کر گئی لیکن اگلی شام وہ اسکیلے ڈھیر ساری چاکلیٹس لے کے پہنچا تھا کیونکہ اسکی برتھڈے جو مس کی تھی۔

وہ منزل جھانکتی ہے آج بھی یادوں کی چلمن سے
بھلا سکتا ہے کیسے کوئی وہ انداز بچپن کے۔۔

اب باقاعدہ طور پہ مغیہ کی آواز شاید اذلان کی زبان بولنے لگی تھی۔ وہ بھی جیسے آگاہی حاصل کر چکا تھا کہ اسکی سوچوں کا محور اذلان کی ہی ذات ہے تبھی مسرور سا اسکی جانب متوجہ ہوا۔
www.kitabnagri.com
اسکی معنی خیز نظروں پہ وہ جزبہ ہوئی۔۔۔

ہمیں گزری ہوئی باتوں کو دہرانا بھی آتا ہے
تڑپنا بھی ہمیں آتا ہے تڑپانا بھی آتا ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

گزری باتوں کے ہی تو سارے روگ تھے وہ بس سوچ کے رہ گئی۔ اذلان نے بھی جیسے اسکی سوچوں کو پڑھنے اور اس کے من موہنے روپ کو دیکھنے پہ اکتفا کیا ہوا تھا۔

ہمیں آتا نہیں ہے پیار میں بے آبرو ہونا

سکھایا حسن کو ہم نے وفا میں سر خر و ہونا

ہم اپنے خونِ دل سے زندگی کی مانگ بھر دیں گے

یہ دل کیا چیز ہے ہم جان بھی قربان کر دیں گے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

خلافِ ضبطِ الفت ہم کو مر جانا بھی آتا ہے

تڑپنا بھی ہمیں آتا ہے تڑپانا بھی آتا ہے۔۔

گاڑی رکی تھی لیکن مغنیہ کی آواز پابندِ ثلاثی میں نہ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"حریر کیا ہم پھر سے دوست نہیں بن سکتے؟" اسکی ہتھیلی سہلاتے سوال ہوا تھا۔ حریر نے اسکی طرف توجہ ہی نہیں دی۔

"ایک موقع تو دے کے دیکھو یا رتمہیں میرے بارے میں جو غلط۔۔۔"

"کوئی غلط فہمیاں اذلان آغا مجھے آپ سے کسی طرح کے کوئی معاملات میں نہ صفائی دینی ہے نالینی ہے۔ میری ماں نے پوری زندگی ایک سراب کی طرح گزاری اور آپکی وجہ سے وہ۔۔۔ اب۔۔۔ ایک شب گزار کے دیکھیں انکے ساتھ، گھٹ گھٹ کے جینا کیا ہے یہ آپ جیسے بڑے محلوں میں رہنے والے کیا جانیں۔ آپ لوگ تو جب چاہیں کسی کا بھی کردار اٹھا کے بیچ چور ہے لٹکا دیں۔ مل تو گیا سب،

من مانگی مرادیں پوری ہو تو گئی ہیں۔ اپنی ریجنکشن کا بدلہ خوب اتارا ہے نا، یہی چاہتے تھے مل گئی حریر آپکو اور کیا چاہیئے؟ اب کس بات کے ڈھکوسلے ہیں اذلان آغا۔"

افیت کے گرداب میں پھنسی حریر کیلئے سانس لینا مشکل ہو رہا تھا اذلان نے خاموشی سے سب سنا۔ یہی تو وہ چاہتا تھا کہ وہ لڑکی بولے، آخر اس دبیز خاموشی کے پیچھے کی وجہ کیا ہے۔

"میں تمہارا مجرم نہیں ہوں حریر۔۔۔"

کچھ دیر اسکے بولنے کا انتظار کرنے کے بعد اذلان نے دھیمے انداز میں صفائی دی جانتا تھا وہ یقین نہیں کرے گی پھر بھی بے جواز کوشش۔

گاڑی میں گہرا سکوت چھایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

دو شناسہ اجنبی وجود اپنی اپنی سوچوں کے بھنور میں پھنسے تھے۔

اذلان نے عرق آلود پیشانی اٹھائی تو حریر کے بے آواز آنسوؤں اسے مضطرب کر گئے۔ خاموشی سے اس نے گاڑی آگے بڑھالی۔

فاصلے پیدا کرنے کی حریم کی وجہ غلط تھی لیکن اسے خود بھی شاید اندازہ نہ تھا جبکہ اذلان اس سے محبت کرنے کے جرم میں ہر بازی ہار رہا تھا۔

تقدیر نے اسکی محبت کو آزمانے کیلئے اور کتنا سامان کیا تھا اس بات سے وہ ابھی بھی بے خبر تھا۔

☆☆☆☆

اذلان اسے گھر چھوڑ کے جانے لگا تھا جس نے جھوٹے منہ بھی اسے اندر آنے کو نہیں بولا تھا۔

www.kitabnagri.com

کچھ دیر گاڑی میں بیٹھ کے خود سے لڑائی کرتے گزری اور پھر روشن سے ملنے کا سوچتے وہ اندر بڑھ آیا تھا۔

حریر چادر اتارے واپس آئی تو اذلان اماں کی نبض تھا مے بیٹھا تھا۔ کسی انہونی کا احساس اسکا دل دھڑکا گیا۔

"کک کیا ہوا اماں ٹھیک تو ہیں نا۔"

Posted On Kitab Nagri

خوف کی پرچھائیں اسکی آنکھوں میں ہلکورے لے رہی تھیں۔

"جب تم گئی تھی پھوپھو کی طبیعت کیسی تھی۔"

پریشانی سے وہ اپنے ماتھے پہ نمودار ہوتے پسینے کو بار بار صاف کر رہا تھا۔

"سس سو۔۔۔ رہیں تھیں لیکن ہوا کیا ہے۔"

وہ دھڑکتے دل سے انکے قریب بیٹھی۔

"اماں۔" حریر نے خود کو مضبوط کرتے روشین کو آوازیں دیں جواب ندارد تھا۔

"عالی کدھر ہے؟" اذلان کا انداز تیز تھا۔

"پپ پتا نہیں مم اسے اماں کا خیال کرنے کا کہہ گئی تھی۔"

ماں کو کھونے کا خوف اسے ادھ موا کر رہا تھا۔
www.kitabnagri.com

اذلان کچھ سوچتے انہیں اٹھاتے گاڑی کی طرف لپکا تھا حریر بھی دوڑتے ہوئے اسکے پیچھے تھی جواب انہیں گاڑی کی پچھلی نشست پہ لٹا رہا تھا۔

"مجھے بھی جانا ہے۔" اسے اپنی آواز خود اجنبی لگی تھی اذلان نے گاڑی کا پچھلا دروازہ ایسے ہی کھلا رہنے دیا تھا تھا

اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی حریر کو چادر کا بھی ہوش نہیں رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایک ہاتھ سے ڈرائیو کرتے وہ آغامینشن کال ملائے انہیں روشین پھوپھو کی سچویشن سے آگاہ کر رہا تھا۔

حریر نے سارا راستہ مختلف آیات کا ورد کرتے گزارا تھا۔

ہاسپٹل پہنچتے ہی انہیں آئی سی یوشفٹ کر دیا گیا۔

"آخر ممما کو ہوا کیا ہے کچھ بتائیں گے۔"

حریر اسکے سرسوار ہوئی۔

"مجھے کیا پتا میں ڈاکٹر ہوں انہیں سانس لینے میں دشواری آرہی تھی جو مجھے لگا۔"

اذلان نے اسکے بار بار کے فضول سوالوں پہ جھنجلاتے ہوا کہا حریر ایک دم چپ ہوئی تھی۔ آج اتنے عرصے بعد

اس نے حریر کو پہلے جیسے انداز میں ڈانٹا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آنکھوں میں پانی کا سیلاب جمع ہونے لگا۔

سعدین جو تھوڑی دیر پہلے اسلام آباد سے گھر پہنچا تھا اسے اذلان نے عبیر کو لے کے آنے کا کہا تھا۔

کچھ دیر میں باقی لوگ بھی وہاں پہنچ چکے تھے جب ڈاکٹر نے باہر آتے انہیں انجانائٹیک کی بری خبر سنائی ساتھ میں

یہ بھی کہ انکے نرور اور دل اتنا برداشت نہیں کر پائے جسکی وجہ سے ایک گھنٹہ پہلے ہی انکی ڈیٹھ ہو چکی تھی۔

حریر پہ تو قیامت گزری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

محمود صاحب کی لاپرواہیوں میں روشین کا وجود ان دونوں کیلئے ایک مکمل سائبان تھا۔

کب انہیں انکی آخری آرام گاہ تک پہنچایا گیا اسے کچھ ہوش ہی نہ تھا۔

"کچھ کھالیں حریر آپی پلیر۔"

آبدار کو اس کا غم اپنے دل پہ محسوس ہو رہا تھا وہ بھی تو بناماں باپ زندگی گزار رہی تھیں۔

"آبی ماما چلی گئیں انہوں نے ایک بار بھی ہمارا نہیں سوچا؟" اس نے کھوئی ہوئی کیفیت میں اس سے کہا تھا۔
"اس دنیا میں آنے اور جانے کا اختیار ہمارے ہاتھ تھوڑی ہے حریر بیٹا، آج وہ گئیں تو کل ہم سب نے بھی جانا ہے۔"

تالیہ جمال نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے دلا سہ دیا تھا۔
"ویسے بھی اس بیچاری نے زندگی میں سکھ تو دیکھا نہیں تھا باقی سب پہ کتنے دن بوجھ بنتیں۔"

انکے محلے کی خاتون نے سین سے کہا تھا۔

آغا مینشن والے شاید ہی روشین کے غموں سے آگاہ ہوں جتنا اسکے محلے کے لوگ جانتے تھے۔

"آپکو مبارک ہو آپکی نفرت کی وجہ ختم ہو گئی۔"

Posted On Kitab Nagri

اذلان کی سرد آواز بشریٰ کمال کی ہڈی میں سنسنی پیدا کر گئی تھی۔

سوئم کے بعد ایک نیا مسئلہ کھڑا تھا جہاں محمود صاحب نے انہیں حریر کو ساتھ لے جانے کا کہا تھا جبکہ عابی کو وہ اپنے پاس رکھنا چاہتے تھے۔

"میں آپ کے ساتھ جاؤنگا۔"

اٹھارہ برس کے عبیر نے باپ کا فیصلہ ماننے سے انکار کر دیا تھا۔

حریر کو باپ کی اتنی بے حسی مزید رلانے لگی تھی۔

"ہم کہیں نہیں جائیں گے یہ ہمارا بھی گھر ہے۔"

اسے قطعاً منظور نہ تھا کہ وہ آغا مینشن کی دہلیز پہ جائے جہاں وقت پڑے اسکی ماں پہلی بار گئی تھیں اور موت کا روگ لے کے واپس آئیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

محمود صاحب کے ہزار بحث و مباحثے میں حریر کی ضد جیت گئی تھی۔

آغا جان کی بھی یہی خواہش تھی کہ ان لوگوں کے ساتھ رہے محمود صاحب کی لاپرواہ فطرت سے آگاہ تھے لیکن اس صورت اسے عبیر سے ہاتھ دھونے پڑتے جو وہ نہیں چاہتی تھی۔ ماں کے بعد وہ عبیر کو نہیں کھو سکتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سب نے اسکی ذہنی روکے پیش نظر خاموشی اختیار کر لی تھی۔ جب روشین کے چالیویسے کے بعد ملنے والے عدالتی نوٹیفکیشن نے آغامینشن میں بھونچال پیدا کر دیا۔

حریر کی طرف سے خلع کا کیس ہائر کیا گیا تھا۔

کتنی دیر وہ ساکت بیٹھا بار بار اس اس نوٹیفکیشن کو پڑھ رہا تھا جہاں عدم تحفظات کی بنیاد پہ وہ اس سے خلع لینا چاہ رہی جہاں مدعی محمود صاحب کو بنایا گیا تھا۔ حریر کی غلط فہمیوں کا تناور درخت اذلان کو منہ کے بل گرا گیا۔

جاری ہے۔۔۔۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹران کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہونگے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com